البقرۃ : 276

يَمۡحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرۡبِى الصَّدَقٰتِ
(اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے)

يَمۡحَقُ (م ح ق) ← مٹانا، گھٹانا، کسی چیز کی برکت زائل کر دینا، بے برکت بنانا۔
المِحَاقُ ← قمری مہینے کی اُن آخری راتوں کو کہتے ہیں جن میں چاند نظر نہیں آتا (چاند ہوتا تو ہے لیکن نظر نہیں آتا) -

سود کا مال اللہ ضائع کر دیتا ہے یعنی جس مال میں سود شامل ہو جاتا ہے وہ مال ضائع ہو جاتا ہے۔ اُس مال کو نقصان لازم پہنچتا ہے -

بظاہر سود سے مال بڑھتا نظر آتا ہے اور صدقات سے مال گھٹتا نظر آتا ہے لیکن حقیقت اِس کے بالکل برعکس ہے - ہماری نظریں بعض اوقات ایک چیز کو کچھ دیکھتی ہیں لیکن وہ کچھ اور ہوتی ہے۔ سود کے معاملات میں ہمیں صرف نظر نہیں آتا بلکہ یقین بھی ہوتا ہے کہ مال بڑھ رہا ہے - حالانکہ وہ بڑھتا نہیں ہے - کیونکہ سود کے مال میں برکت نہیں ہوتی۔

مسند احمد :- نبی ﷺ نے فرمایا "سود جتنا مرضی بڑھتا جائے اُس کا انجام ہمیشہ قلت کی طرف ہوتا ہے -" سود سے مال میں حقیقت میں اضافہ نہیں ہوتا - اکثر دیکھا گیا کہ سودی کاروبار میں لوگ بڑا خسارہ اٹھاتے ہیں - وہ سود کی رقم ادا ہی نہیں کر پاتے - جسکی وجہ سے اُن کا کاروبار یا وہ کام بھی ہاتھ سے چلا جاتا ہے۔

جبکہ صدقات دینے سے اللہ تعالیٰ ایسی جگہ سے اُس کا مال بڑھاتا ہے جس کا اُس شخص کو خود وہم و گمان بھی نہیں ہوتا - اور یہ ایسی حقیقت ہے جو کئی لوگوں کے تجربے میں آ چکی ہے -

بخاری :- جو شخص پاک کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کرے، اور اللہ تعالیٰ پاک مال ہی کو قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول فرما لیتا ہے، پھر اُسے صدقہ کرنے والے کے لیے اِسطرح پالتا پوستا ہے جسطرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے حتی کہ وہ صدقہ (بڑھ کر) پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے"۔

اللہ تعالیٰ صدقات میں اضافے پر اضافہ کرتا ہے - جب ہر ایک دینے والا ہوتا ہے تو آخر میں لینے والا کوئی نہیں ہوتا کیونکہ ہر ایک کے پاس اِتنا ہوتا ہے کہ وہ اپنی ضروریات پوری کر سکے۔ نبی ﷺ کی زندگی کے آخری حصے میں سود کو حرام قرار دیا گیا - پھر سود کے بجائے صدقات اور زکات کا جو نظام قائم ہوا اُس کے نتیجے میں عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں صدقہ لینے والا کوئی باقی نہیں تھا - ہر کوئی دینے کے لیے تیار تھا - پورے معاشرے کی ضروریات پوری ہو رہی تھی -

صدقات معاشرے کی ترقی کا ذریعہ ہے جبکہ سود معاشرے کی تباہی کا ذریعہ ہے - اِس لیے اللہ تعالیٰ سود کو مٹانا چاہتا ہے - اور اُسکے برعکس صدقات کو رواج دینا چاہتا ہے -

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيۡمٍ
(اور اللہ کسی ناشکرے گناہ گار کو پسند نہیں کرتا -)

كَفَّارٌ (ك ف ر) ← کافِرٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے - یعنی بہت ناشکرا یا بہت زیادہ کفر کرنے والا (جو حرام کو حلال بنانے والا ہے) -

اَثِيۡمٌ (ء ث م) ← فَعِيۡلٌ کے وزن پر بمعنی فَاعِلٌ (اٰثِمٌ) یعنی گنہگار اور فعیل میں بھی زیادہ مبالغہ ہوتا ہے یعنی بہت زیادہ گناہ گار

اللہ ایسے کسی شخص سے محبت نہیں کرتا جو :
⇐ کلمہ کفر کہنے والا ہو (کلمہ کفر ہے تجارت سود کی طرح ہے یعنی حرام کو حلال کہنے والا)
⇐ دوسروں کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے والا ہوتا ہے - دوسروں کے حق میں کمی کرنے والا ہو -
کیونکہ سود ظلم کو جنم دیتا ہے اور صدقہ احسان کو - احسان کے ذریعے انسان کے اندر دوسروں کے لیے قدردانی اور نیکی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں - اِس کے برعکس سود سے خود غرضی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں -

اللہ کو ایسا کوئی انسان پسند نہیں جو بد عمل ہو، ناشکرا ہو، گناہ گار ہو - سود خور کے پاس ضرورت سے زیادہ پیسہ ہوتا ہے لیکن وہ کسی ضرورت مند کو دینا نہیں چاہتا - حالانکہ یہ پیسہ اُس پر اللہ تعالیٰ کا فضل تھا - اِس فضل میں اُسے دوسروں کو شریک کر کے شکر کا اظہار کرنا چاہیے تھا لیکن وہ ایسا نہیں کرتا -

اِس کی دوسری تفسیر :-
یہاں كَفَّارٍ اَثِيۡمٍ (بہت زیادہ ناشکرا بہت زیادہ گناہ گار) سود دینے والے کو کہا گیا کیونکہ صدقات دینے والے دراصل اللہ کے شکر گزار ہوتے ہیں - وہ اپنے صدقات کے ذریعے اللہ کا شکر ادا کر رہے ہوتے ہیں اور اپنے گناہوں کو مٹاتے ہیں -
جب کوئی اپنے مال سے صدقہ کر رہا ہوتا ہے تو وہ اِس بات کا اظہار کر رہا ہوتا ہے کہ میں اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوں - جس نے مجھے دیا، میں شکرانے کے طور پر دوسروں کو دے رہا ہوں - اللہ نے میری ضرورت پوری کی، میں دوسروں کی ضرورت پوری کروں گا - اِس کے برعکس سود کھانے والوں کو اِس سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی کہ کوئی مجبور ہے یا بیمار ہے یا موت کے قریب ہے - اُسے بس اِس بات سے دلچسپی ہوتی ہے کہ کوئی ضرورت مند یا مجبور ہو تو میں کسی بھی طرح اُس سے مال حاصل کروں - اس کے اندر نہ انسانوں کی قدردانی ہوتی ہے اور نہ ہی اللہ کی شکر گزاری ہوتی ہے - جب انسان اللہ کے حدود کو توڑتا ہے، حلال کی بجائے حرام کی طرف جاتا ہے تو گناہ گار ہوتا ہے - ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم ہوتے ہیں - جو اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم ہو وہ ہر چیز سے محروم ہو جاتا ہے -

ایک تفسیر کے مطابق اِس آیت کا اختتام اِن صفات (كَفَّارٍ اَثِيۡمٍ) کی حکمت یہ بتائی گئی کہ یہ صفات سود کے مضمون کے ساتھ بہت مناسبت رکھتی ہے - اور وہ یہ کہ سود خور اُس پر خوش نہیں ہوتا جو رزقِ حلال اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کیا ہے اور نہ اُس جائز کمائی پر اکتفا کرتا ہے جسکی اللہ نے اجازت دی ہے - بلکہ وہ باطل طریقے سے لوگوں کے مال کھانے کی کوشش کرتا ہے اور اُس کے لیے کمائی کے مختلف ناپاک طریقے اختیار کرتا ہے تو یہ گویا اللہ تعالیٰ کی اُس نعمت کا انکار ہے جو اُس نے اُسے عطا کی ہے، پھر وہ لوگوں کے مال باطل طریقوں سے کھانے کی وجہ سے ظالم اور گناہ گار بھی ہے -

سبق :-
اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے - چاہے کوئی بھی کہے کہ سود کے بہت فائدے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے صرف یہ کہا کہ اللہ سود کو مٹاتا ہے - یہ اللہ کی بات قیامت تک کے لیے پتھر پر لکھی ہوئی تحریر ہے جو مٹ نہیں سکتی - اور ایسا ہی ہو کر رہے گا اور ایسا ہی ہوتا رہا ہے - تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ جو سودی لین دین کرتے ہیں وہ چین سے نہیں رہتے - اور کبھی نہ کبھی کہیں نہ کہیں نقصان ہوتا نظر آتا ہے - آج پوری دنیا اِس سود کے چکر میں پریشان ہے -

سود	صدقہ
1) مال میں برکت نہیں ہوتی۔	1) مال میں برکت ہوتی ہے -
2) دنیا کے فائدوں پر نظر ہوتی ہے۔	2) آخرت کے فائدوں پر نظر ہوتی ہے -
3) مقصد خود غرضی ہوتی ہے۔	3) مقصد ہمدردی اور اللہ کی رضا ہوتی ہے۔